حق و باطل

حضرت علامہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



مولانا مولوی عبد السلام صاحب باندوی
صدر انجمن امانت الاسلام کراچی

وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

حق وباطل

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام: مولانا مولوی عبدالسلام صاحب باندوی
صدر انجمن امانت الاسلام
کراچی

ردّ الرفضہ

تصنیفِ لطیف و ترصیفِ منیف عالمِ اہلسنت، ناظمِ ملت، مفتی شریعت، حامئ طریقت، بحر العلوم، عطیہ نبی الامت، صاحب ِحجت قاہرہ، موید سنت ِظاہرہ، مجدد مائتہ و حاضرہ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری برکاتی قدس سرہٗ العزیز نور اللہ مرقدہٗ۔

کتابچہ: حق و باطل

مصنف: امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت: 84، مارچ 2015ء

تعداد: 1000

قیمت: 30روپے

اہتمام: مولانا عبدالسلام صاحب باندوی

ناشر: انجمن امانت الاسلام، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از سیتا پور

مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب

۲۴۔ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں، وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں؟ بیّنوا و توجّروا ...

الجواب:

الحمد للہ الذی ھدٰنا و کفانا وآوٰنا من روافض والخروج من کلّ بلاء نجّانا والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا و مولانا و ملجانا و مأونا محمّد و آلہٖ و صحبہٖ اولین ایمانا وحسنین الاحسان والاکملین ایقانا ... آمین!

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیّدہ سنّیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے، کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے کہ موانع الارث اربعۃ (الیٰ قولہ) واختلاف الدینین۔

تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرت شیخین صدیق اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شانِ پاک میں گستاخی کرے، اگرچہ اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے۔ کتبِ معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات وعامہ ائمہ ترجیح وفتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔

درّ مختار مطبوعہ مطبع ہاشمی، صفحہ:64، میں ہے:

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا کقولہ ان اللہ تعالیٰ

جسم کالاجسام و انکارہ صحبة الصدیق...

ترجمہ: اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے، مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر، جلد اوّل، ص:242، میں ہے:

و کذا اختلافتہ الصلوٰۃ، فصل:15، اور خزانۃ المفتیین، قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقتداء بہ و من لا یصح میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع و لو انکر خلافة الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر

ترجمہ: رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتا ہے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر، جلد اوّل، ص:24، اور حاشیہ تبیین علامۃ احمد الشلبی مطبوعہ مصر، جلد اوّل، ص:135، میں ہے:

فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثة مبتدع و ان انکر خلافة الصدیق او عمر رضی اللہ تعالی عنہما فھو کافر۔

ترجمہ: رافضیوں میں جو شخص مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل کہے، گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وخیر امام کروری مطبوعہ مصر، جلد:3، ص:318، میں ہے:

من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الصحیح و من انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الاصح۔

ترجمہ: خلافتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی صحیح ہے۔ اور خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ کا

منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے ...

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر، جلد اول، ص:134، میں ہے:

قال المرغینانی تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ہوی و بدعۃ ولا بخلق قرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز معالکراھۃ والا فلا۔

ترجمہ: امام مرغینانی نے فرمایا: ''بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی اور رافضی وغیرہ کے پیچھے ہو گی ہی نہیں''۔ اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت سے ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر، جلد اول، ص:84، میں اس عبارت کے بعد ہے:

ھکذا فی التبیین و الخلافۃ و ھو الصحیح ھکذا فی البدائع ...

ترجمہ: اور ایسا ہی تبیین الحقائق والخلافہ میں ہے اور یہی صحیح ہے۔ بدائع میں بھی ہے۔

اسی کی جلد:3، ص:264 اور بزازیہ جلد:3، ص:319، اور اشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار و البصائر مطبع مصر، ص:187، فتاویٰ القرویہ مطبع مصر، جلد: اول، ص:25، درواقعات المفتیین مطبع مصر، ص:13، سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے:

الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنھما و العیاذًا باللہ تعالیٰ فھو کافر و ان یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یکونَ کافرا الا انہ مبتدع ...

ترجمہ: رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو معاذ اللہ برا کہے، کافر ہے۔ اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا، مگر گمراہ ہے۔

اسی صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ، جلد: 4، ص: 21، میں

فتاویٰ ظہیریہ سے ہے:

من انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر علی قول بعضھم ھو مبتدع و لیس بکافر و الصحیح انہ کافر و کذٰلک من انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اصح الاقوال ---

ترجمہ: امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح خلافتِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا منکر بھی صحیح قول میں کافر ہے۔

یہی فتاویٰ بزازیہ سے ہے:

و یجب اکفارھم باکفار عثمان و علی و طلحة و زبیر و عائشة رضی اللہ عنہم ---

ترجمہ: رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے، اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق، مطبوعہ مصر، جلد:5، ص:131، میں ہے:

یکفر بانکارہ امامة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح ---

ترجمہ: اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ، جلد اول، ص:105، میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع و ان انکر خلافة الصدیق فھو کافر

ترجمہ: رافضی اگر تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے ... اسی کے ص:631، میں ہے:

یکفر بانکارہ صحبة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بانکارہ امامة علی

الاصح وبانکارہ صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح ...

ترجمہ: جو شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔ یونہی ان کے امام برحق (خلیفہ اوّل) ہونے کا انکار کرے، مذہب اصح میں کافر ہے۔ اور اسی طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے۔

غنیۃ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ، ص:514، میں ہے:

المراد بالمبتدع یعتقد شیئا علی خلاف ما یعتقدہ اھل السنۃ و الجماعۃ و انما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اھل السنۃ اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الرافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل ونحو ذلک مما ھو کفر و کذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافۃ او یسب الشیخین ...

ترجمہ: بدمذہب سے مراد وہ ہے جو کسی بات میں اہل سنت والجماعت سے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتدا کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہل سنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا ہو۔ اگر کفر تک پہنچ جائے تو اصلاً جائز نہیں ہے۔ جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے لیے تھی جبریلؑ نے غلطی کی۔ اور اسی قسم کی اور باتیں کفر ہیں جو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معاذ اللہ اس تہمتِ ملعونہ کی طرف نسبت کرے، یا صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے، یا شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اوّل اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی، ص:32، میں ہے:

ان کان ھواہ یکفر اھلہ کالجھمی و القدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ لا تجوز الصلاۃ خلفہ ---

ترجمہ: بدمذہبی اگر کفر کردے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر، جلد اوّل، ص:208، باش فتح المعین میں ہے:

فی الخلاصۃ یصح الاقتداء باھل الاھواء الا الجھمیۃ و الجبریۃ و القدریۃ و الرافضی الغالی و من یقول بخلق القرآن و المشبھۃ و جملتہ ان کان من اھل قبلتنا و لم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونہ کافرا تجوز الصلوٰۃ خلفہ تکرہ واراد بالرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ ---

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے اگر جہمیہ وجبریہ وقدریہ و رافضی غالی وقائل خلق القرآن اور مشبہہ۔ اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو، اسے کافر نہ کہا جائے۔ اس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح، مطبع مصر، ص:198، میں ہے:

خلاصہ یہ ہے کہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے اگر جہمیہ وجبریہ، وقدریہ و رافضی غالی وقائل خلق قرآن اور مشبہہ نہ ہو۔ اور حاصل یہ ہے کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو، اسے کافر نہ کہا جائے۔ اس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح مصر، ص:198، میں ہے:

ان انکر خلافة الصدیق کفر والحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضاً ولا تجوز الصلاۃ خلفا منکر المسح علے الخفین اوصحبة الصدیق زمن یسب الشیخین اویقذف الصدیقة ولا خلف من انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ ولا یلتفت الی تاریکہ اواجتھادہ...

ترجمہ: یعنی خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔ اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور برہان شرح مواہب الرحمن میں فرمایا، خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو، یا شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہے، یا صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے۔ اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا، نہ اس جانب کہ اس نے اجتہاد (رائے) کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر بامشن محبیہ، ص:14، اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے:

ومن لعن الشیخین اوسب کافر۔ ومن قال فی الایدی الجوارح اکفر ومصحح تکفیر منکر خلافة الاعتیق وفی الفاروق ذالک الاظھر...

ترجمہ: جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر تبرا بکے یا بُرا کہے، کافر ہے۔ اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے، وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے۔ اور خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا انکار یقیناً کفر ہے اور یہی کفر انکار خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر بھی ظاہر ہے۔

تیسر المقاصد شرح وھبانیة للعلامہ الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے:

الرافضی اذاسب ابابکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ولعنھما یکون

کافر او ان فضل علیہما علیا لا یکفر وھو مبتدع...

ترجمہ: رافضی اگر شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہے، یا اُن پر تبرا بکے کافر ہوجائے گا۔ اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو اُن سے افضل کہے، کافر نہیں، گمراہ بد مذہب ہے۔

اسی میں آگے ہے:

من انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق فھو کافر فی الصحیح و کذا منکر خلافۃ ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الاظھر...

ترجمہ: خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر مذہب صحیح میں کافر ہے۔ اور ایسے ہی خلافت فاروق رضی اللہ عنہ کا منکر بھی قولِ ظاہر میں کافر ہے۔

فتویٰ علامہ نوح آفندی، پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی، پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی، پھر عقود الدریہ، مطبع مصر، جلد اوّل، ص:93،92، میں ہے:

الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منھا انھم ینکرون خلافۃ الشیخین ومنھا انھم لیسبون الشیخین اسود اللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر ملتقطا...

ترجمہ: رافضی کافر ہیں جن میں کئی طرح کے کفر جمع ہیں، ازاں جملہ وہ خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار کرتے ہیں، شیخین رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے۔ جو ان میں کسی بات کا متصف ہو کافر ہے، اُنہی میں ہے۔

اماسب الشیخین رضی اللہ عنہما فانہ کسب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال الصدر الشھید من سب الشیخین اولعنھما یکفر...

ترجمہ: شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا۔ اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو بُرا کہے یا تبرا بکے، کافر ہے۔

عقود الدریہ میں بعد نقل فتویٰ مذکور ہے:

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولۃ العثمانیۃ لا زالت مؤیدۃ بالنصرۃ العلیۃ فی الافتاء فی شان الشیعۃ المذکورین وقد اشبع الکلام فی ذالک کثیر منہم والفوا فیہ الرسائل ممن افتے بخو ذلک فیہم المحقق الضر ابو مسعود آفندی العمادی ونقل عبارتہ العلامۃ الکوکبی الحلبی فی شرحہ علی المنظومۃ الفقہیۃ المسماۃ بالفوائد السنیۃ

ترجمہ: علمائے دولت عثمانیہ جو ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے، ان سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیئے۔ بہت نے طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف کئے۔ اور انہی میں سے جنہوں نے روافض کے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا، محقق مفسر ابو السعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں اور ان کی عبارت علامہ کو اکبی حلبی نے اپنے منظوم کلام فقیہہ مسمی بہ فوائد سنیۃ کی شرح میں نقل کی۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواۃ اور اتحاف، ص: 178، اور الفردی، جلد: اوّل، ص: 25، اور واقعات المفتین، ص: 13، سب میں مناقب کا بیان ہے:

یکفر اذا انکر خلافتہما اویبغضہما لمحبۃ النبی ﷺ لہما

ترجمہ: جو خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار کرے، یا ان سے بغض رکھے کافر ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں۔

تنویر الابصار متن درمختار، مطبع ہاشمی، ص: 319، میں ہے:

کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ الا الکافر بسب النبی ﷺ وسائر الانبیا

وبسب الشیخین او احدھما۔

ترجمہ: جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا میں قبول ہے۔ مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ قبول نہیں، ایک وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی بھی نبیؑ کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو، اور دوسرا وہ جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں، یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

اور درّ مختار میں ہے:

فی البحر عن الجوھرۃ معزیا للشھید من سب الشیخین او طعن فیھما کفر ولا تقبل توبۃ وبہ اخذ الدبوسی و ابو اللیث وھو المختار للفتویٰ انتھی وجزم بہ الاشباہ واقرہ المصنف۔۔۔

ترجمہ: یعنی بحرالرائق میں بحوالہ جوہرہ امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہے یا اُن پر طعن کرے وہ کافر ہے، اس کی توبہ قبول نہیں۔ اور اسی پر امام دبوسی اور امام فقیہہ ابولیث سمرقندی نے فتویٰ دیا۔ اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے۔ اسی پر اشباہ میں جزم کیا۔

اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ عزی تمرتاشی نے اسے برقرار رکھا اور کہا کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پا سکتا۔ درّ مختار، ص:283، میں ہے:

مر الغہ الرق والقتل واختلاف الملتین اسلاما و کفرا ملتقطا۔۔۔

ترجمہ: میراث کے مانع ہے غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث وارث میں اسلام وکفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق، جلد:6، ص:240، اور عالمگیری، جلد:6، ص:254، میں ہے:

اختلاف الدین ایضا یمنع الارث والمراد بہ الاختلاف بین الاسلام والکفر۔۔۔

ترجمہ: مورث ووارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے۔

اوراس سے مراد اسلام وکفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدۂ کفر رکھے تو وہ بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر، یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی، جلد: 6 خیر، ص: 563، اور درّ مختار، ص: 1668، اور عالمگیری، جلد:6، ص:142۔ میں ہے:

صاحب الھویٰ ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد...

ترجمہ: بدمذہب اگر عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔

غرمتین در مطبع مصر، جلد:2، ص:346، میں ہے:

ذوھویٰ ان اکفر فکان المرتد۔

ترجمہ: بدمذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر، جلد:2، ص:689، میں ہے:

ان حکم بکفرہ بما ارتکبہ من الھویٰ فکان المرتد...

ترجمہ: اگر کسی بدمذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ، جلد ۲، ص ۲۶۴، اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر، جلد اوّل، ص: 607، 608، اور برجندی شرح نقایہ، جلد:4، ص:20، میں ہے:

یجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا (الی قولہ) وھٰؤلاء القوم خارجون من مّلۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذا فی الظھیریہ...

ترجمہ: یعنی رافضیوں کو ان کے عقائدِ کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ

لوگ دین اسلام سے خارج ہیں۔ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلی صالح وراثت نہیں۔مسلمان تو مسلمان، کسی کافر حتی کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔

عالمگیری، جلد:6،ص:455، میں ہے:

المرتد لا یرث من مسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثله۔

ترجمہ: یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریاتِ دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔

والاحوط فیه قول المتکلمین انهم ضلال من کلاب النار و کفار و به ناخذ

اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی علی العموم منکران ضروریاتِ دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔

بہت عقائدِ کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل، مرد عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں:

کفر اوّل:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان ذوالنورین، یا دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم، یا اہل سنت نے گھٹا دیں۔کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے۔کوئی کہتا ہے یہ نقص وتبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں، محتمل ضرور ہے۔

اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت، نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل

مانے، یا اسے محتمل جانے، بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ... (الحجر:9)

ترجمہ: بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ (ص:428) میں ہے:

لَحٰفِظُوۡنَ... ای من التحریف والزیادة والنقص...

جلالین شریف میں ہے:

لَحٰفِظُوۡنَ... من التبدیل والتحریف والزیادة والنقص...

ترجمہ: (حق تعالیٰ فرماتا ہے:) ہم خود اس کے نگہبان ہیں، اس سے کہ کوئی اسے بدل دے، یا الٹ پلٹ کردے، یا کچھ بڑھادے یا کچھ گھٹادے۔

جمل طبع مصر، جلد:2، ص:561، میں ہے:

بخلاف سائر الکتب المنزلة فقد دخل فیها التحریف والتبدیل بخلاف القراٰن فانه محفوظ ذالك لایقدر احد من جمیع الخلق الانس والجن یزید فیه اوینقص منه حرفاً واحدا او کلمة واحدة...

ترجمہ: بخلاف دیگر کتب آسمانی کے ان میں تحریف وتبدیل نے دخل پایا، اور قرآن اس سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوق جن وانس، کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک لفظ، ایک حرف بڑھادیں یا کم کردیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ حٰم السجدۃ میں فرماتا ہے:

... وَ اِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیۡزٌ (۴۱) لَّا یَاۡتِیۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ لَا مِنۡ خَلۡفِهٖ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ (۴۲)

ترجمہ: بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے، باطل کو اس کی طرف اصلا راہ نہیں، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے۔ یہ اتارا ہوا ہے حکمت سرائے ہوئے گا۔

تفسیر معالم التنزیل شریف طبع بمبئی، جلد:4، ص:35، میں ہے:

قال قتادة والسدی الباطل هو الشیطان لایستطیع ان یغیر اویزید فیه اوتنقص منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من ان ینقص فیأتیه الباطل من بین یدیه اویزاد فیه فیأتیه الباطل من خلفه وعلی هذا المعنی الباطل الزیادة والنقصان...

ترجمہ: قتادہ اور سدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے اس (قرآن) میں سے کچھ گھٹا بڑھا، یا بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا باطل کہ زیادت ونقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے۔ کچھ کم ہوجائے تو باطل سامنے سے بڑھ جائے اور اگر زیادہ ہوجائے تو باطل پشت سے بڑھ جائے۔ اور یہی معنی ہیں باطل کے زیادت ونقصان پر۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخرالاسلام بزدوی مطبوعہ قسطنطنیہ، جلد:3، ص:88،89) میں ہے:

کان نسخ التلاوة والحکم جیغا جائرا فی حیاة النبی صلی الله علیه وسلم فاصابعد وفاته دلاالجوز قال بعض الرافضة والملحدة من تیسر باظهار الاسلام وهو قاصد الی فساده هذا جائز بعد وفاته ایضا وزعموا فی القرآن کانت آیات فی امامة علی وفی فضائل اهلبیت فکتمها الصحابه فلم لبق باندراس رمانهم والدلیل علی بطلان هذا القول قوله تعالی انانحن نزلنا الذکروانا له لحافظون کذافی اصول القصة لشمس الائمة مدقظا...

ترجمہ: قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبی ﷺ میں جائز تھا، بعد وفاتِ اقدس ممکن نہیں۔ بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نرے زندیق بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں اور حقیقتاً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفاتِ نبیؐ بھی ممکن ہے۔ وہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں۔ جب وہ زمانہ مٹ گیا، باقی نہ رہیں۔ اور اِس قول کے بعد ان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔ امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیق، ص: 364، میں بہت سے یقینی اجماع کے کفر بیان کر کے فرماتے ہیں:

و کذلك ومن انکر القرآن اوحرفا منه اوغير شيئا منه اوزادفيه۔

ترجمہ: اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے، یا اس میں سے کچھ بدلے، یا (اِس موجودہ) قرآن میں کچھ زیادہ بتائے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ، ص: 617، میں ہے:

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه مذهب بعض اصحابهم الی ان القرآن العیاذبالله كان زائدا علی هذا المكتوب قدذهب بتقصیر من الصحابة الجامعین العیاذ بالله لم یختر صاحب ملك التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول فهو كافر لانكاره الضروری...

ترجمہ: یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ، اس موجودہ قرآن سے زائد تھا۔ جن صحابہ نے قرآن جمع کیا العیاذ باللہ، ان کے قصور سے جاتا رہا۔ اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا کہ

جو اِس کا قائل ہو، کافر ہے کیونکہ ضروریاتِ دین سے منکر ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ودیگر آئمہ طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضراتِ عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے۔

اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے، باجماعِ مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفا شریف، ص:365، میں اِنہی اجماعی کفروں کے بیان میں ہے:

وکذالك نقطع تکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء

ترجمہ: اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ میں، پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر، ص:44، میں کلامِ شفا نقل فرماتے ہیں اور مقرر رکھتے ہیں۔

مولانا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ، جلد:2، ص:562، میں فرماتے ہیں:

ھٰذا کفر صریح... ترجمہ: یہ کھلا کفر ہے۔

منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی، ص:146، میں ہے:

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالۃ والحاد وجہالۃ...

ترجمہ: وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبہ میں بڑھ جائے، یہ کفر وضلالت، اور بے دینی وجہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوعہ قسطنطنیہ، جلد:2، ص:1305، اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی

(آخر فصل اوّل، باب ثانی) میں ہے:

واللفظ لہا ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء

ترجمہ: بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہم السلام، اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر، جلد اول، ص:210، میں ہے:

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی...

ترجمہ: کسی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔

شرح عقائد نفسی مطبع قدیم، ص: 115، پھر طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ، ص:215، میں ہے:

واللفظ لہما (تفضیل اولی علی النبی) مرسلا کان اولا رکفر وضلال المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی الخ باختصارہ...

ترجمہ: ولی کو کسی نبی سے، خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل، افضل بتانا کفر وضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا ردّ ہے کہ نبی کے ولی سے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔

ارشاد الساری، شرح صحیح بخاری، ص:175، میں ہے۔

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافتہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ...

ترجمہ: نبی ولی سے افضل ہے۔ اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

روافض کے مجتہدین حال نے اپنے فتوؤں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا

ہے۔ یہ فتویٰ رسالہ تکملہ ردّ روافض ورسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتاپور 1293ھ بمطابق 1876ء میں مفصل موجود ہے۔ جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ 1:

چہ می فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کو مرتبہ ولی مصطفی علی مرتضی علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ افضل است یانہ، بینواوتوجرو۔

الجواب: افضل است۔ واللہ یعلم العالم 1283ھ، الراقم میر آغا عفی عنہ۔

فتویٰ 2:

چہ فرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ۔

الجواب: ایں امر بر سبیل جزم وقطع ثابت نیست لیکن محتمل است۔

واللہ یعلم العالم 1283ھ، الراقم میر آغا عفی عنہ۔

فتویٰ 3:

مسئلہ دوم: مرتبہ اہل بیت نبوی صلواۃ اللہ علیہم اجمعین مسیما حضرت علی مرتضی از سائر انبیاء افضل است یا نہ۔

الجواب: البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولو العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ زیادہ بود ورتبہ جناب امیر۔ نیز سید علی محمد 1263ھ

فتویٰ 4: (مسئلہ ہفتم،)

درقرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف ونقصان واقع شدہ یا نہ۔

الجواب: تحریف جامع القرآن بلکہ محرق ومحرف قرآن درنظم قرآن، یعنی ترتیب آیات ازکلام مفسرین فریقین (عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان وہم چنیں نقصان بعضی آیات واردہ درفضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرآئن لبیار وآثار بیشمار۔

سید علی محمد 1263ھ

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں۔ اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہوتو فتوائے مجتہدان کے قول سے اسے چارہ نہیں۔اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ بھی نہ مانے تو لااقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم وپیشوا اور مجتہد ہی جانے گا۔ اور جو کسی کافر منکرِ ضروریات دین کو کافر نہ مانے، خود کافر مرتد ہے۔

شفا شریف، ص:362، میں انہی اجماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل اووقف فيهم اوشك اوصحح مذهبهم وان اظهر مع ذالك الاسلام واعتقده واعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذٰلك...

ترجمہ: ہم اس واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے، یا اُن کی تکفیر میں توقف کرے، یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے۔ اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کو باطل سمجھے۔

اور فتاویٰ بزازیہ، جلد:3، ص:322، اور مختار، ص:1319،

دررو غرر مطبع مصر جلد:1، ص:300، اور مجمع الانہر، جلد:1، ص:618 میں ہے،

اور فتاویٰ خیریہ، جلد:1، ص:95,94:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر...

ترجمہ: جو اُس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمادی:

علامہ نوح آفندی وشیخ الاسلام عبداللہ آفندی وعلامہ عابد حاوی آفندی مفتی دمشق الشام وعلامہ سید ابن عابد بن شامی عفو، جلد اوّل، ص:93، میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں:

ھؤلاء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم۔ مختصراً...

ترجمہ: یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجموعہ ہیں۔ جو اِن کے کفر میں توقف کرے، خود انہی کی طرح کافر ہے:

علامہ الوجود مفتی ابوالسعود اپنے فتویٰ، پھر علامہ کوا کبی شرح فوائد سنیہ، پھر علامہ محمد امین الدین شامہ تنقیح الحامدیہ، ص:93، میں فرماتے ہیں:

اجمع علماء الاعصار فلھا ان من شك فی کفرھم کان کافرا...

ترجمہ: تمام زبانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ

جو اِن رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ تنبیہہ جلیل مسلمانو! اصل مدارِ ایمان ضروریاتِ دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقا ہر ثبوت سے غنی ہوتے۔ یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو، جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ سن کر یقیناً کافر مثلاً عالم لجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے۔ مگر باجماع مسلمین، کسی غیر خدا

کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔ جس کے اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامع (4)
الحدید علیٰ (3) خدالمنطق الجدید میں مذکور تو وجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ
ضروریاتِ دین سے ہے کہ اسے کسی خاص ثبوت کی حاجت نہیں۔

اعلام امام ابن حضر، ص:17،

زادالنودی فی الروضة ان الصواب تقیده بما اذا جحد مجمیعاً علیه
یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیه نصام لا---

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تامل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم بحمد اللہ تعالیٰ! شرقاً غرباً، قرناً فقرناً 14 سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے، باجماع مسلمین بلاکم وکاست وہی تنزیل ربّ العالمین ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو پہنچائی، اوران کے ہاتھوں میں ان کے ایمان ان کے اعتقادان کے اعمال کے لئے چھوڑ دی۔ اس کا ہر نقص وزیادت وتغیر وتحریف سے مصمون نہ محفوظ اور اسی کا وعدہ حقہ صادقہ انالہ لحافظون میں مراد وملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریاتِ دین ہے۔ نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں چودہ سو برس سے آج تک ہے، یہ تو نقص وتحریف سے محفوظ نہیں۔

ہاں! ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے، انالہٗ لحافظون کا مطلب یہی ہے۔
یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص نامکمل کرائیں گے اور اسی جعلی کو

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

کی کھوکیں چھپائیں گے۔

بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل

جائے مگر علم الٰہی لوحِ محفوظ میں تو بدستور باقی ہے۔ حالانکہ علم الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی؟ توریت، انجیل درکنار، مہمل سے مہمل، ردی سے ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہوگئی ہو، علمِ الٰہی ولوحِ محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ ایسی ناپاک تاویلات ضروریاتِ دین کے مقابل نہ مسموع ہوں، نہ ان سے کفر وارتداد اصلاً مرفوع ہوں۔ ان کی حالت وہی ہے جو نیچریہ نے آسمان کو بلندی، جبرئیل وملائکہ کو قوتِ خیر، ابلیس شیاطین کو قوتِ بدی، حشر ونشر جنت ونار کو محض روحانی نہ جدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین، ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے بدل دیا۔ ایسی سن لی جائیں تو اسلام وایمان قطعاً درہم برہم ہوجائیں۔ بت پرست لا الہ الا اللہ کی تاویل کرلیں گے کہ یہ افضل واعلیٰ میں حصر ہے۔ یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے۔ وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے، نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں۔ جیسے:

لا فتے الا علی، لا سیف الا ذو الفقار

وغیرہ محاوراتِ عرب سے روشن ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات وشفا ہے۔

وباللہ التوفیق والحمد للہ ربّ العالمین!

بالجملہ اِن رافضیوں، تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے!

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ! مرد رافضی اور عورت مسلمان ہوتو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہوجب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا، محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی، باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ

شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی، نہ مہر کی کیونکہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریبی حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی، کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی، یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت، عالم جاہل سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے، یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے۔ اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ

اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنّی بنیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی محمدی، سنی، حنفی، قادری عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

ایک اور فتویٰ:

مسئلہ: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ وہ لالچی شخص تھے یعنی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آلِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یعنی امام حسنؓ سے لڑکر خلافت لے لی اور ہزارہا صحابہ کو شہید کیا۔

بکر کہتا ہے کہ میں ان کو خطا پر جانتا ہوں۔ ان کو امیر نہ کہنا چاہیے۔

عمرو کا یہ قول ہے کہ وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں، ان کی توہین گمراہی ہے۔

ایک اور شخص جو اپنے آپ کو سنی المذہب کہتا ہے اور کچھ علم بھی رکھتا ہے، وہ کہتا ہے کہ سب صحابہ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعش مبارک

رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔

ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے؟ ان کو اہل سنت والجماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

اللہ عزوجل نے سورۃ الحدید میں صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں۔ ایک وہ کہ قبل فتحِ مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد۔ پھر فرمایا جو کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔ اور ان (صحابہؓ) کے معاملات جن میں اکثر حکایاتِ کاذبہ ہیں، ارشادِ الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ ربّ عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہؓ (فتح مکہ سے پہلے اور بعد ایمان لانے والے) سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ... اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے ...

بایں ہمہ، میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ کر چکا ہوں۔

اس کے بعد جو کوئی بکے، اپنا سر کھائے، خود جہنم میں جائے۔

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمَن یکون یطعن فی معاویۃ فذاك من کلاب الھاویۃ...

ترجمہ: جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے، وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے۔

ان چار شخصیتوں میں عمرو کا قول سچا ہے۔ زید و بکر جھوٹے ہیں اور جو شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازۂ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا تو اصلاً کوئی خلل متحمل نہ تھا۔ انبیا علیہم السلام کے اجسامِ طاہرہ بگڑتے نہیں۔

سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام بعد انتقال ایک سال کھڑے رہے، سال بھر بعد دفن ہوئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازۂ مبارک حجرۂ امّ المومنین صدیقہؓ میں تھا۔ جہاں اب مزارِ انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا، نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کو اس نمازِ اقدس سے مشرف ہونا تھا۔ ایک ایک جماعت آتی، پڑھتی اور باہر جاتی۔ یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس یوں ہی رکھا رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت الزام امیر المومنین مولا علیؓ پر ہے۔ یہ تو لالچی نہ تھے اور کفن دفن کا کام گھر والوں ہی سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے؟ انہوں نے ہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کام کیا ہوتا۔ پچھلی خدمت بجالائے ہوتے۔

تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحتِ دینی تھا، جس پر علی مرتضیٰؓ اور سب صحابہؓ نے اجماع کیا۔ مگر

چشم بد اندیش کہ بر کندہ با

عیب نماید بہ نگاہش ہنر

یہ خبثا خذلہم اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو ایذا نہیں دیتے، بلکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے، جس نے میرے صحابہؓ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ ... واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احکام شریعت، ص:104،102

جاء الحق و زهق الباطل۔۔۔

حق و باطل

حق و باطل میں واضح امتیاز پیدا کرنے والا ''عظیم فتویٰ'' جسے امام اہل سنت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن حکیم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بصیرت افروز حوالوں اور حجازِ مقدس، مصر، شام، قسطنطنیہ، عراق از دولت عثمانیہ، ترکی، افغانستان، بخارا، برصغیر ہند و پاک کے عالی مرتبت، یگانہ روزگار سلاطین مملکت، علماء و فقہاء و شارحین و مفسرین کے مستند ارشادات کی روشنی میں اسلام کے دیرینہ باغیوں کو بے نقاب فرمایا ہے۔